

شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا تعاقب

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی بکر بن عمرو المعافری المصری رحمہ اللہ کا دفاع

16

از قلم:

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی / عفا اللہ عنہ

ناشر

البلاغ اسلامک سینٹر

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

محترم قارئین! شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی بکر بن عمر و المعافری رحمہ اللہ کی بابت فرماتے ہیں:

”بکر بن عمر معافری مجہول الحال ہے۔“

حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”لا تعلم عدالتہ“۔

”اس کی عدالت معلوم نہیں ہے۔“

(بیان الوهم والایہام: 69/4)۔

دیکھیں: (غیر مسنون نقلی نمازیں، ص: 152)

راقم کہتا ہے کہ:

✽ بکر بن عمر و المعافری المصری رحمہ اللہ بلاشبہ مجہول الحال نہیں ہیں بلکہ ایک محدث اور ثقہ راوی ہیں۔

تفصیل پیش خدمت ہے:

● بکر بن عمر و المعافری رحمہ اللہ سے ثقہ راویوں کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

- | | |
|--|--|
| (1) امام حیوہ بن شریح المصری رحمہ اللہ | (2) امام سعید بن ابویوب المصری رحمہ اللہ |
| (3) امام یحییٰ بن ایوب المصری رحمہ اللہ | (4) امام یزید بن ابوجیب المصری رحمہ اللہ |
| (5) حافظ عمرو بن الحارث المصری رحمہ اللہ | (6) نافع بن یزید المصری رحمہ اللہ |

مزید دیکھیں: (تہذیب الکمال للمزی بتحقیق بشار عواد: 222/4، ت: 750 وغیرہ)

● ائمہ کرام کی ایک جماعت نے آپ کی صریح توثیق کی ہے۔

✽ امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی، المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (التوفی: 354ھ):

آپ رحمہ اللہ نے موصوف کو اپنی کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے۔

دیکھیں: (کتاب الثقات بتحقیق مجموعة من العلماء: 103/5، ت: 6908)

نیز اپنی صحیح میں ان سے احتجاجاً حدیث بھی لی ہے۔

دیکھیں: (صحیح ابن حبان بتحقیق شعیب: 509/2، ح: 730)

✽ امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (التوفی: 748ھ):

(1) ”و كَانَ ثَقَّةً، ثَبَتًا، فَاضِلًا، مُتَأَلِّهًا، كَبِيرَ الْقَدْرِ، إِمَامَ جَامِعِ الْفُسْطَاطِ“۔

”آپ ثقہ، ثبت، فاضل، عبادت گزار، عظیم المرتبت اور جامع فسطاط کے امام تھے۔“

(سير أعلام النبلاء بتحقیق مجموعة من المحققين: 203/6، ت: 95)

(2) ”محلہ الصدق“.

”آپ کا محل صدق ہے۔“

(میزان الاعتدال بتحقیق البجاوی: 1/347، ت: 1290)

(3) ”وَكَانَ أَحَدَ الْأَثْبَاتِ“.

”آپ ثبت راویوں میں سے ایک تھے۔“

(تاریخ الإسلام بتحقیق بشار عواد: 3/624، ت: 32)

✽ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل الاندلسی، المعروف بابن خلفون رحمہ اللہ (التونی: 636ھ):

آپ رحمہ اللہ نے موصوف کو اپنی کتاب الثقات میں ذکر کر کے فرمایا:

”هو عندي في الطبقة الثالثة من المحدثين“.

”آپ میرے نزدیک تیسرے طبقے کے محدثین میں سے ہیں۔“

(إكمال تهذيب الكمال لمغلطای بتحقیق عادل وأسامة: 3/20، ت: 794)

✽ امام حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (التونی: 852ھ):

”صدوق عابد“.

”صدوق عبادت گزار تھے۔“

(تقریب التہذیب بتحقیق محمد عوامہ، ص: 127، ت: 746)

● ائمہ کرام کا تعامل :

ائمہ کرام کی ایک جماعت نے آپ کی حدیث کو صحیح یا حسن قرار دیا ہے۔

✽ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (التونی: 256ھ):

آپ رحمہ اللہ نے موصوف کی حدیث کو اپنی صحیح میں احتجاجاً جگہ دی ہے۔

دیکھیں: (صحیح البخاری: 4650)

✽ امام مسلم بن حجاج النیساپوری رحمہ اللہ (التونی: 261ھ):

آپ رحمہ اللہ نے بھی موصوف کی حدیث کو اپنی صحیح میں احتجاجاً جگہ دی ہے۔

دیکھیں: (صحیح مسلم: 1825)

● فائدہ : امام محمد الذہبی رحمہ اللہ (التونی: 748ھ) فرماتے ہیں:

”واحتج به الشيخان“.

”امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے بکر بن عمرو والمعاذی سے احتجاجاً حدیث لی ہے۔“

(میزان الاعتدال بتحقیق مجموعة من المحققين: 1/323، ت: 1231، الناشر: مؤسسة الرسالة)

✽ امام محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ (التونی: 279ھ):

آپ رحمہ اللہ موصوف کی ایک حدیث کی بابت فرماتے ہیں:
”هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ“.
”یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو فقط اسی طریق سے جانتے ہیں۔“
(سنن الترمذی بتحقیق بشار عواد: 4/151، ح: 2344)

✽ امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم رحمہ اللہ (التونی: 405ھ):

آپ رحمہ اللہ نے موصوف کی کئی احادیث پر صحیح الاسناد کا حکم لگایا ہے۔
دیکھیں: (المستدرک علی الصحیحین بتحقیق مصطفیٰ عبد القادر: 2/31، ح: 2216 و 3/92، ح: 4495 و 4/354، ح: 7894 وغیرہ)
اور ایک جگہ فرماتے ہیں:

”وَقَدْ وَثَّقَهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَاذِرِيُّ، وَهُوَ أَحَدُ أَيْمَةِ أَهْلِ مِصْرَ“.
”عمرو بن ابونعیمہ کی توثیق بکر بن عمرو المعافری رحمہ اللہ نے کی ہے اور آپ اہل مصر کے ائمہ کرام میں سے ایک ہیں۔“
(المستدرک علی الصحیحین بتحقیق مصطفیٰ عبد القادر: 1/184، ح: 350)

✽ امام محیی السنہ ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی رحمہ اللہ (التونی: 516ھ):

آپ رحمہ اللہ موصوف کی ایک حدیث کی بابت فرماتے ہیں:
”هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ“۔ ”یہ حدیث حسن ہے۔“

(شرح السنۃ بتحقیق شعیب الأرناؤط وغیرہ: 14/301، ح: 4108)

✽ امام عبد الحق بن عبد الرحمن الأشبیلی رحمہ اللہ (التونی: 581ھ):

آپ رحمہ اللہ نے موصوف کی احادیث کو اپنی کتاب الاحکام الکبریٰ میں بلا جرح جگہ دی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ احادیث آپ کے نزدیک صحیح ہیں جیسا کہ کتاب کے مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے۔
دیکھیں: (الاحکام الکبریٰ بتحقیق حسین بن عکاشہ: 1/307 و 3/342)

✽ امام ضیاء الدین محمد المقدسی رحمہ اللہ (التونی: 643ھ):

آپ رحمہ اللہ نے موصوف کی حدیث کو اپنی صحیح میں جگہ دی ہے۔
دیکھیں: (الأحادیث المختارة بتحقیق عبد الملک: 1/333، ح: 227 و 228)
ابھی اور بھی ائمہ کرام ہیں لیکن اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

قارئین! مذکورہ معلومات دنیا کے کسی بھی فن جرح و تعدیل کے عالم کی خدمت میں پیش کریں، ان شاء اللہ وہ بکر بن عمرو المعافری رحمہ اللہ پر ”مجهول الحال“ کا حکم نہیں لگائیں گے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ نے کیا دیکھ کر اور کن چیزوں کو پیش نظر رکھ کر بکر المعافری کو مجهول الحال کہہ دیا۔ میں کہتا ہوں کہ جس راوی کی حالت ایسی ہو، اسے مجهول الحال کہنا بلاشبہ ظلم ہے۔ واللہ اعلم۔

بکر بن عمرو المعافری رحمہ اللہ کی بابت امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(1) ”ینظر فی أمره“.

”آپ کے معاملے میں غور کیا جائے گا۔“

(سوالات الحاکم للدارقطنی بتحقیق موفق بن عبد اللہ، ص: 189، ت: 288)

(2) ”یعتبر به“۔ ”آپ کا اعتبار کیا جائے گا۔“

(سوالات البرقانی للدارقطنی بتحقیق محمد بن علی الأزہری، ص: 58، ت: 57)

راقم کہتا ہے کہ:

✽ جمہور ائمہ کرام نے بکر بن عمرو المعافری رحمہ اللہ کی توثیق کی ہے لہذا جمہور ائمہ کرام کا فیصلہ ہی راجح ہے۔ والقول قول الجمہور۔

✽ امام ذہبی رحمہ اللہ نے میزان میں امام دارقطنی رحمہ اللہ کے دونوں قول کو نقل کیا ہے اور بکر بن عمرو المعافری پر ”صح“ کی علامت لگائی ہے جو اس بات پر دل ہے کہ بکر المعافری کی توثیق پر عمل کیا جائے گا۔

دیکھیں: (میزان الاعتدال بتحقیق مجموعة من المحققين: 323/1، ت: 1231، الناشر: مؤسسة الرسالة)

✽ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بکر بن عمرو کے نام کے آگے ”صح“ کی علامت لگائی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان پر بلا دلیل کلام کیا گیا ہے۔

دیکھیں: (لسان المیزان بتحقیق عبد الفتاح: 247/9 و 269/9، ت: 302)

✽ امام ابن قتان الفاسی رحمہ اللہ کا قول ناقابل التفات اور ناقابل احتجاج ہے۔

امام ابن قتان الفاسی رحمہ اللہ (پیدائش: 562ھ - التوفی: 628ھ) پانچویں صدی ہجری کے ہیں۔ ان سے پہلے فن جرح و تعدیل کے سات ائمہ کرام نے بکر بن عمرو المعافری کی توثیق کی ہے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

(1) امام محمد البخاری رحمہ اللہ (2) امام مسلم النیساپوری رحمہ اللہ

(3) امام ابو عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ (4) امام ابن حبان البستی رحمہ اللہ

(5) امام ابو عبد اللہ الحاکم رحمہ اللہ (6) امام حسین البغوی رحمہ اللہ

(7) امام عبد الحق الاشعری رحمہ اللہ

اسی طرح کئی رواۃ پر امام ابن قتان الفاسی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”بیان الوہم والایہام“ میں مجہول، مجہول الحال اور لایعرف وغیرہ کا حکم لگایا ہے۔ ایک بڑی جماعت ہے۔ میں نے ان تمام راویوں کو ایک رسالے میں جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ اللہ اسے مکمل کر کے شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قارئین! یہاں دو باتیں یاد رکھیں:

(1) امام ابن قتان الفاسی رحمہ اللہ سے پہلے کسی بھی امام نے بکر المعافری کو مجہول الحال نہیں کہا ہے۔

(2) جس راوی کی توثیق امام بخاری، امام مسلم اور امام ابن حبان وغیرہم نے کی ہو، اسے مجہول الحال کہنا بلاشبہ صحیح نہیں ہے۔

✽ خرد کا نام جنوں پڑ گیا، جنوں کا خرد۔

شیخ امن پوری حفظہ اللہ نے عباس بن یوسف اشکلی رحمہ اللہ کو ”مشہور محدث“ کہا جبکہ ائمہ جرح و تعدیل کے کسی بھی امام نے عباس اشکلی کو ”مشہور محدث“ تو دور فقط ”محدث“ بھی نہیں کہا اور بکر بن عمرو المعافری رحمہ اللہ کو امام ابن خلفون رحمہ اللہ نے ”محدث“ کہا تو شیخ حفظہ اللہ نے ان کو مجہول الحال کہہ دیا۔ اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ایک محدث کو مجہول الحال کہہ دیا۔

✽ خلاصۃ التحقیق:

بکر بن عمرو المعافری المصری رحمہ اللہ مجہول الحال نہیں بلکہ جامع فسطاط کے امام، محدث اور ثقہ راوی ہیں لہذا شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا بکر بن عمرو المعافری رحمہ اللہ کو مجہول الحال قرار دینا بلاشبہ باطل اور مردود ہے۔ اللہ اچھی طرح تحقیق کرنے، رجوع کرنے اور حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین۔

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی / عفا اللہ عنہ

صدر البلاغ اسلامک سینٹر

30- ربیع الآخر- 1445ھ

15- نومبر- 2023ء

